ہدایات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کلاس واقفات نَو ہمبرگ جرمنی

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آپ لوگوں نے بڑا اچھا پروگرام رکھا تھا لیکن اس کو یاد رکھنا بھی بہت بڑا کام ہے۔ترانے میں تو یاد رکھ لیا اب گھر جا کر یاد رکھتے ہو کہ نہیں، یہ نہیں پتہ۔

حضور انور نے فرمایا: تلاوت یہ کی تھی کہ ہم وہ لوگ ہیں يَـاْمُـرُوْنَ بِـالْـمَـعْـرُوْفِ وَيَـنْهَـوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ (التوبة: 71) کہ جو اچھی باتیں ہیں ان کی ہم تبلیغ کرتے ہیں بتاتے ہیں، ہدایت کرتے ہیں اور بری باتوں سے روکتے ہیں۔اچھی باتوں کے بتانے والے وہی لوگ ہو سکتے ہیں جو خود اچھے کام کر رہے ہوں اور برے کاموں سے روکنے والے بھی وہی لوگ ہو سکتے ہیں جو خود برے کاموں سے رک رہے ہوں۔ہر واقفہ نو کو یہ بات یاد رکھنی چاہیے۔ایک پہلی بات تو یہ ہے کہ ایک احمدی بچی، ایک احمدی لڑکی ایک احمدی عورت کا فرض ہے، ہر ایک کا فرض ہے کہ ہر احمدی دوسروں سے (یعنی غیروں سے) مختلف ہو لیکن واقفہ نو جو ہے اس میں اور ایک عام لڑکی میں بڑا فرق ہونا چاہیے۔آپ لوگوں نے اپنے آپ کو وقف کیا ہے یا بچپن یا پیدائش سے پہلے آپ کے ماں باپ نے آپ کو وقف کیا ہے اور پندرہ سال کے بعد اپنے اپنے بانڈ کو renew کیا، اور وقف کیا ہے تو ہمیشہ یہ خیال رکھیں کہ جوانی کی عمر میں قدم رکھنے کے بعد آپ لوگوں کو ان چیزوں کی تلاش کرنی چاہیے جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں۔نیکیاں کون سی ہیں؟ اللہ تعالیٰ کہتا ہے نیکیاں وہ ہیں جو قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے بیان کی ہیں۔برائیاں کون سی ہیں؟ وہ برائیاں جو قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے بیان کی ہیں۔پس نیکیوں کو اختیار کرنا، برائیوں سے رُکنا یہ خاص طور پر وقفِ نَو کا کام ہے اور نیکیوں کی تلاش کہ کون کون سی نیکیاں ہیں، برائیوں کی تلاش کہ کون کون سی برائیاں ہیں، یہ معلوم کرنے کے لیے آپ لوگوں کے لئے قرآن کریم کا پڑھنا ضروری ہے۔قرآن کریم کی صرف تلاوت نہیں بلکہ اس کا ترجمہ بھی سیکھنا ضروری ہے۔پس ایک تو یہ بات ہمیشہ یاد رکھیں کہ قرآن کریم صرف ناظرہ نہ پڑھ لیا کریں بلکہ اس کا ترجمہ بھی ساتھ پڑھیں۔اس کی کمنٹری بھی پڑھیں جہاں جہاں available ہے تا کہ آپ کو پتہ لگے کہ آپ کے کام کیا ہیں۔آپ کی duties کیا ہیں۔عام لڑکی کی طرح آپ کی ڈیوٹی یہ نہیں ہے کہ فیشن کر لیا اور بس ختم ہو گیا۔یا یہ ڈیوٹی نہیں ہے کہ لجنہ کے کام کے لیے ہفتے میں ایک گھنٹہ آ کر دفتر میں بیٹھ گئے یا لجنہ کا کام اپنے حلقہ میں کر لیا بلکہ پوری ذمہ داری واقفہ نو کی یہ ہے کہ ہر وقت یہ خیال رکھے کہ اس نے لوگوں کے لیے نمونہ بننا ہے۔اور 24 گھنٹے کی یہ ڈیوٹی ہے۔نمونہ گھر میں بھی، نمونہ بہن بھائیوں کے لیے بھی، باہر بھی نمونہ بننا ہے اور دوسرے احمدیوں کے لیے نمونہ بننا ہے۔پس اس بات کو مَیں پہلے بھی کہہ چکا ہوں مَیں دوبارہ کہتا ہوں اس کو یاد رکھیں تبھی آپ لوگ صحیح کام کرنے والی ہو سکتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: حدیث بھی آپ نے پڑھی ہے اور یہ ترانہ بھی پڑھا ہے کہ اطاعت کرنی ہے حدیث میں آپ نے یہ پڑھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم ہر حالت میں اطاعت کریں گی۔سنیں گی اور اطاعت کریں گی۔جیسے مرضی حالات ہو جائیں اور آگے یہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ ہیں دیکھیں کتنی حکمت ہے۔فرمایا: بعض لوگوں کو بڑے شکوے پیدا ہو جاتے ہیں کہ صدر نے یا فلاں سیکرٹری نے یا فلاں نے اس لڑکی کو زیادہ لفٹ کرا دی اس سے کام لے لیا ہمارے سے نہیں لیا اور دور ہٹ گئے۔

حضور انور نے فرمایا: عمومی طور پر ایک مسلمان کے لیے ایسا کرنا درست نہیں پھر اس زمانے میں احمدی مسلمان کے لیے اور اس سے بڑھ کر واقفہ نو کے لیے یہ معیار ہونا چاہئے کہ چاہے اپنے افسروں سے یا اپنے عہدیداروں سے شکوے بھی ہوں تب بھی آپ نے کامل اطاعت کر کے اپنا جو مقصد ہے وقفِ نو کا اس کو پورا کرنا ہے۔دل میں شکوہ نہیں لانا۔کوئی برائی کرتا ہے تو دل میں شکوے آتے ہیں دل میں خیال پیدا ہوتا ہے لیکن وہ خیال جو پیدا ہوتا ہے اس کو جماعتی کاموں کے لیے روک نہیں بننا چاہیے۔آپ لوگوں کی نیکیوں میں کمی کرنے کا باعث نہیں بننا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: پس یہ ہمیشہ یاد رکھیں سچی اطاعت وہ ہے جو باوجود اس کے کہ آپ سے اچھا سلوک نہ ہو تب بھی کرنی ہے۔یہی اس حدیث میں پڑھایا گیا ہے۔پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی یہ کہا ہے کہ اگر مصیبتوں کے پہاڑ بھی ٹوٹ پڑیں تو اللہ تعالیٰ کو نہیں چھوڑنا۔اللہ کو پکڑ لیں تو سارے مسئلے حل ہو جائیں گے۔اگر دنیا والوں سے آپ نے کچھ نہیں لینا : نہ آپ کو اپنی کسی سیکرٹری وقفِ نَو سے کچھ لینا ہے: نہ آپ کو اپنی کسی صدر سے کچھ لینا ہے: نہ آپ کو اپنے کسی اور عزیز رشتہ دار سے کچھ لینا ہے۔دنیاوی چیزیں جو لینی ہیں وہ بھی خدا تعالیٰ سے ہی لینی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کر لو: نمازوں میں با قاعدگی پیدا کرو قرآن کریم پڑھو اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرو۔ایسا تعلق ہو جائے کہ پھر اللہ تعالیٰ تمام ضرورتیں پوری کرنے لگ جائے۔پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ السلام کی کتابیں انگلش جن کو پڑھنی آتی ہے وہ انگلش میں جو ترجمہ ہے وہ پڑھیں، جن کو جرمن آتی ہے وہ جرمن میں جو ترجمہ ہے وہ پڑھیں۔زیادہ تراجم نہیں ہیں تو بار بار ان کو پڑھیں۔ہر بار جب آپ پڑھیں گی تو آپ کے علم میں اضافہ ہو گا۔اس لیے اس بارے میں خاص طور پر بہت زیادہ کوشش کریں۔آپ کا اٹھنا بیٹھنا، رہن سہن، کپڑے لباس، حجاب، جو جوان ہو گئی ہیں تیرہ، چودہ سال کی ہو گئی ہیں وہ دوسروں سے مختلف ہونی چاہئیں۔بلکہ نمونہ ہونا چاہیے۔یہ نہ دیکھیں کہ فلاں لڑکی تو فیشن کر رہی ہے یا میری فلاں بہن فیشن کر رہی ہے میری اماں اس کو کچھ نہیں کہتیں، اور مجھے کہتی ہیں کہ تم اپنے آپ کو ڈھانک کر رکھو۔یا فلاں لڑکی فیشن کر رہی ہے اور وہ فلاں عہدیدار کی بیٹی ہے اور مجھے کہتے ہیں وقفِ نو والے کہ تم زیادہ ایسا فیشن نہ کرو۔فیشن کرنے میں کوئی برائی نہیں ہے لیکن ایسا فیشن جس سے آپ لوگوں کی جو حیا ہے اس پر اثر پڑتا ہو وہ فیشن نہیں کرنا چاہیے۔اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے حجاب کا، برقعے کا، تو ایک عمر کے بعد تو وہ پہننا چاہیے۔بغیر شرمائے پہننا چاہیے۔یہ نہ دیکھو کہ فلاں صدر صاحبہ یا فلاں سیکرٹری صاحبہ کی بیٹی نے نہیں پہنا تھا یا فلاں جماعت کے عہدیدار کی بیٹی نے نہیں پہنا ہوا۔ان کو چھوڑو۔تم نے ان کی بھی اصلاح کرنی ہے اور اپنی ہم عمر لڑکیوں کی بھی اصلاح کرنی ہے اور اپنے سے بڑی جو ہیں ان کی بھی کرنی ہے۔اس لیے آپ لوگوں نے نمونہ بننا ہے۔تبھی آپ کا وقف جو ہے حقیقی وقف شمار ہو سکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: یہ حضرت مصلح موعودؓ نے جو نظم لکھی ہے۔اس میں بھی یہی لکھا ہے خلاصہ اس کا یہی ہے کہ جو مرضی حالات ہو جائیں اسلام کی حقیقی تعلیم ایک احمدی میں ہونی چاہیے۔اور وہ احمدی جس کے ماں باپ نے یہ عہد کیا ہو کہ یہ بچہ میرا یا بچی میری احمدیت کی خدمت کرے گی اور پھر پندرہ سال کے بعد آپ خود عہد کرتی ہیں کیونکہ اکثر میں دیکھ رہا ہوں کہ تیرہ چودہ سے اوپر کی لڑکیاں ہی ہیں اور بعض اس سے بڑی بھی ہونگی۔آپ لوگوں نے حقیقی تعلیم کا نمونہ بننا ہے۔اِس کے لیے رستے تلاش کریں اور جو مریم رسالہ یہاں آتا ہے؟ انٹرنیٹ پر آتا ہے تو اس کا کوئی ایشو نکال کر اس سے مواد لے لیا کریں وہ جرمن زبان میں بھی یہاں ترجمہ کر کے ایک رسالہ یہاں شائع کر سکتے ہیں۔آپ لوگ جرمن اور اردو میں کریں تا کہ ان کو بھی سمجھ آ جائے۔تو زیادہ سے زیادہ علم حاصل کرنے کی کوشش کرو۔قرآن کریم کا علم حاصل کرو۔

پہلی بات نمازیں ہیں، اللہ تعالیٰ سے تعلق ہے۔دوسری بات، قرآن کریم پڑھنا اس میں سے اچھائیوں کو نکال کر اپنے اوپر لاگو کرنا اور برائیوں سے بچنا۔تیسری بات حضرت مسیح موعود کی کتابوں کو تفصیل سے پڑھو۔تمہیں پتہ لگے گا کہ قرآن کی تعلیم کا مطلب کیا ہے۔چوتھی بات میرے خطبے جو مَیں دیتا ہوں ان کو با قاعدگی سے سنو۔اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کرو۔میری تقریریں جو لجنہ میں کی ہیں انہیں سنو۔لباس ہے حیا ہے، پھر میں بہت سی مختلف ہدایتیں حالات کے مطابق دیتا ہوں۔انٹرنیٹ پر چیٹنگ ہے اس سے منع کیا۔فیس بک پہ مَیں نے منع کیا کیونکہ اس سے غلط باتیں پیدا ہوتی ہیں۔یہ گناہ نہیں ہے لیکن یہ چیزیں غلط کاموں کی طرف لے جاتی ہیں۔پروگرام بہت سارے ٹی وی پر آتے ہیں ان ملکوں میں گندے ہوتے ہیں ان کو کبھی نہ دیکھو۔اپنا مقصد صرف یہ رکھو کہ ہم واقفاتِ نو ہیں۔ہم نے دنیا کی اصلاح کرنی ہے۔دنیا کی اصلاح کرنے کے لیے بہت بڑی تبدیلی پہلے اپنے اندر پیدا کرنی پڑے گی۔ پھر ہی اصلاح کر سکتے ہو۔اسکے بغیر نہیں۔

✿......ایک واقفہ نو بچی نے بتایا میں کمپیوٹر سائنس پڑھ رہی ہوں اور اپنے لئے دعا کی درخواست کی کہ میرا اس سال رشتہ ہوا ہے تو اللہ تعالیٰ ہمارے رشتے کو بابرکت کرے اور ہمیں تقویٰ اختیار کرنے والا بنائے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: اچھا اللہ بابرکت کرے۔

✿......ایک اور واقفہ نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا۔حضور میں نے اپنی بہنوں کا پیغام آپ تک پہنچانا تھا وہ وقف نو نہیں ہیں۔تو انکا بھی دل چاہتا ہے کہ ان کی بھی حضور کے ساتھ کلاس ہو۔ جواب میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وقف نو نہیں ہیں تو کس طرح کلاس ہو۔

✿......ایک واقفہ نے سوال کیا۔حضور ہمارے مارچ کے مہینے میں Abitur کے فائنل امتحان ہوں گے۔مَیں نے اس کے بعد ارادہ کیا تھا کہ Abitur مکمل کرنے کے بعد ٹیچر بنوں۔

تو اس پر **حضور انور نے فرمایا** ٹیچر بننا لیکن یہاں جو ٹیچرز ٹریننگ سکول ہیں سنا ہے بعض جگہوں پہ حجاب وغیرہ پہننے نہیں دیتے آپ لوگوں کے ریجن میں ایسا ہے تو پھر احتیاط کرو کسی دوسری جگہ جا کر پڑھو۔

✿......ایک اور بچی نے سوال کیا حضور آپ آج آئے تھے مہدی آباد تو آپ کو کیسا لگا تھا؟

حضور نے جواب میں فرمایا کیسا لگا تھا؟ برف پڑی لگی تھی۔

✿......ایک اور واقفہ نے دعا کی درخواست کرتے ہوئے کہا میرا رشتہ ہوا ہے تو میرے لئے دعا کریں۔

اس پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اچھا اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔یہ جن کے رشتے ہوئے ہیں ناں۔اللہ تعالیٰ ان سب کے رشتے مبارک کرے اور صبر سے حوصلے سے اپنے رشتوں کو نبھانے کی کوشش کرنا۔اپنی طرف سے کوئی پہل نہ کرنا۔موقع نہ دینا۔نہ اپنے خاوند کو۔نہ اپنے سسرال کو کہ وہ انگلی اٹھا کے یہ کہیں کہ اس لڑکی نے یہ کیا تھا اور وہ کیا تھا۔جو اپنی کوشش ہو سکتی ہے رشتوں کو نبھانے کے لئے وہ کوشش کرو۔یہ بڑی فکر کی بات ہوتی ہے کہ بعض دفعہ رشتے ہوتے ہیں اور ٹوٹ جاتے ہیں۔

✿......ایک واقفہ نَو نے عرض کیا۔9/ اکتوبر کو بیٹا پیدا ہوا تھا جو کیم نومبر کو فوت ہو گیا اس کے دل کا problem تھا۔

حضور انور نے فرمایا۔اللہ تعالیٰ آپ کو نعم البدل عطا فرمائے۔انشاءاللہ

✿...... ایک واقفہ نے سوال کیا۔ ایک لڑکی جو عموماً حجاب لیتی ہے تو جب رشتے کے لئے تصویر بھیجی جاتی ہے تو پھر اس میں حجاب نہیں ہوتا۔

حضور انور نے فرمایا۔ رشتے کے لئے تصویر انٹرنیٹ یا فیس بک پر تو نہیں لگانی اگر کسی جگہ سے رشتہ آتا ہے تو خود آ کر دیکھ لیں اگر کسی دوسرے ملک میں تصویر بھیجنی پڑتی ہے تو کسی ذمہ دار رشتہ دار یا عزیز کے ہاتھ بھجوائیں جماعتی عہدیدار کے ہاتھ، تا کہ وہ جائے اور دکھا کر واپس آ جائے۔یہ نہیں کہ اس تصویر کا غلط استعمال شروع ہو جائے۔

✿......ایک واقفہ نو نے سوال کیا۔ جب امام صاحب قصر نماز پڑھا رہے ہوں۔دو رکعت کے بعد جب وہ سلام پھیریں تو مقامی لوگ بھی تشہد کے بعد دعائیں پڑھیں یا چپ رہیں؟

حضور انور نے فرمایا۔اصل چیز فرض نماز ہے۔فرض نماز کے لئے اگر آپ لیٹ آئی ہیں تو اپنی باقی رکعتیں پوری

کرو۔ اگر امام مسافر ہے جیسے میں پڑھا دیتا ہوں۔ میں دو رکعت پڑھتا ہوں تو پیچھے والے جو لوکل ہیں، وہ اپنی 4 رکعات پوری کریں۔ باقی مَیں اگر بیٹھ کے دعا کرتا ہوں تو وہ دعائیں فرائض میں داخل تو نہیں ہیں۔ یہ تو ایک دفعہ غریب لوگ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے کہ ہم غریب ہیں اور یہ جو امیر لوگ ہیں، ہم جہاد میں شامل ہوں تو یہ ہم سے بڑھ کے شامل ہوتے ہیں۔ ہم تو مانگ کر تلوار یا گھوڑا لے کر جاتے ہیں، یہ تو گھوڑے بھی دے دیتے ہیں تلواریں بھی دے دیتے ہیں جہاد میں بھی شامل ہو جاتے ہیں، چندے بھی دیتے ہیں، عبادتیں بھی ہماری طرح کر لیتے ہیں تو ان کو ہمارے سے زیادہ ثواب مل رہا ہے۔ تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا مَیں طریقہ بتاتا ہوں کہ تم نماز کے بعد سبحان اللہ، الحمدللہ 33,33 دفعہ اور 34 دفعہ اللہ اکبر پڑھا کرو تو کچھ دنوں کے بعد جب امیروں نے دیکھا کہ یہ غریب نماز کے بعد بیٹھ کر تسبیح کر رہے ہوتے ہیں تو انھوں نے بھی اس طرح کرنا شروع کر دیا۔ پھر وہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ انہوں نے بھی یہ نیکی کا کام شروع کر دیا ہے اب ہم کیا کریں؟ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو اللہ تعالیٰ نے آگے بڑھا دیا میں اس کو کس طرح پیچھے روک سکتا ہوں؟

تو یہ جو تسبیح و تحمید ہے، تمہیں کیا پتہ میں کیا پڑھ رہا ہوں؟ کیا نہیں پڑھ رہا؟ فرض تو نہیں ہے۔ تم لوگ اپنی نماز پوری کرو۔ اگر پڑھنا چاہو تو پڑھو نہیں پڑھنا چاہتے تو نہ پڑھو لیکن فرض نماز بہر حال پوری کرنی ہے۔

❁......ایک سوال کے جواب پر **حضور انور نے فرمایا:** سچی خواب چوروں ڈاکوؤں کو بھی آجاتی ہیں۔ خواب آنا تو کوئی بڑی نیکی کی بات نہیں۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ بڑی نیکی تو یہ ہے کہ جو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ تم دعائیں کرو اور نمازیں پڑھو قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرو۔ یہ نیکی ہے تمہارے لئے۔ خوابیں دیکھنے سے کوئی نیک نہیں بن جاتا۔ یہ نہ سمجھو کہ سچی خوابیں آگئیں ہیں تو مَیں نیک ہو گئی ہوں۔ سچی خوابیں نیک لوگوں کو بھی آتی ہیں اور جو برے ہوتے ہیں ان کو بھی آجاتی ہیں۔ خواب کے اوپر کسی کو اپنے اوپر فخر نہیں کرنا چاہئے۔ جب سچی خواب آجائے تو دعا ضرور کرو اور ضرورت سے زیادہ اِستغفار کرو کہ اللہ میاں نے مجھے خواب دکھائی اور پھر اسے سچا بھی کر دیا۔ تب نیکی پیدا ہوتی ہے۔

❁......ایک واقفہ نے سوال کیا۔ اگر آپ کسی کے نام کا صدقہ نکالیں تو کیا اس کا ہاتھ لگانا ضروری ہوتا ہے؟

حضور انور نے فرمایا: تمہیں کوئی خواب کسی کے متعلق آئی ہے تو تم نے اس کے لئے صدقہ نکالنا ہے۔ وہ بندہ پاکستان رہتا ہے تو تم ہاتھ لگوانے کے لئے پہلے جہاز میں بیٹھ کے پاکستان جاؤ گی؟ تم اپنی طرف سے صدقہ دے دو اور اگر اس سے رابطہ ہے تو اس شخص کو بھی کہہ دو کہ صدقہ دے دو اور اگر اس میں توفیق نہیں ہے صدقہ دینے کی تو تم ہی دے دو۔ بس کافی ہے۔ ہاتھ لگوانا ضروری نہیں۔ ہاں! بچوں کو تو عادت ڈالنے کے لئے بچوں کا ہاتھ لگوا دینا چاہیے کہ ہم صدقہ دے رہے ہیں۔ اس سے ان میں بھی حس پیدا ہوتی ہے کہ ہم نے بھی صدقہ خیرات کرنی ہے۔ اس سے اللہ تعالیٰ ثواب دیتا ہے۔

❁......ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ اگر بچہ کوئی غلط کام کرے تو کیا اس کی سزا والدین کو بھی ملتی ہے؟

حضور انور کے دریافت فرمانے پر واقفہ نو نے بتایا کہ اس کے والدین کو جماعتی سزا ملی تھی۔

اس پر **حضور انور نے فرمایا:** اس کے ماں باپ کو یہ سزا ملی کہ ان سے چندہ نہیں لینا یا ان سے خدمت نہیں لینی؟ اس پر واقفہ نو نے کہا۔ جی یہ سزا ملی تھی۔

اس پر حضور انور نے فرمایا۔ بات یہ ہے کہ ایک بچہ، کسی عہدیدار کا ہو، وہ غلط کام کرے۔ ایسا غلط کام، اتنی حد تک کرے کہ جماعت کو اس پر action لینا پڑے۔ جماعت خود action نہیں لیتی۔ وہ ایک رپورٹ بناتی ہے، وہ رپورٹ مجھے بھیجتی ہے اور خلیفہ وقت اس پر action لیتا ہے کسی کو سزا دیتا ہے کہ اس سے خدمت نہیں لینی۔ کسی کو سزا دیتا ہے کہ اس سے چندہ نہیں لینا۔ کسی کو سزا دیتا ہے کہ اس کو فنکشن پہ نہیں آنے دینا اگر اس نے بڑی لڑائی کی ہے تو بعض اوقات اخراج کی سزا بھی ہو جاتی ہے۔ اگر کسی کو بہت بڑی سزا ہو جائے کسی لڑکی کو، کسی بچے کو، تو اس کے ماں باپ کو جماعت کی خدمت اس لئے نہیں کرنے دی جاتی پھر لوگ کہیں گے کہ دیکھو! مثلاً اگر کوئی لجنہ کی سیکرٹری تربیت ہے۔ اس کی اپنی لڑکی نے یا لڑکے نے کوئی بہت غلط کام کیا۔ ایسا کام جو برداشت نہیں ہو سکتا اور اس کو سزا ملی۔

حضور انور نے فرمایا مجھے سزائیں دینے کا شوق نہیں۔ بڑی مجبوری میں سزا دیتا ہوں۔ اب اس کو اگر سزا ملی اور اس کی ماں یا باپ سیکرٹری تربیت یا صدر جماعت ہو تو لوگ کہیں گے اپنے گھر کی تو اصلاح نہیں کر سکا، ہماری اس نے کیا تربیت کرنی ہے۔ اِس لئے ان کو احساس دلانے کے لئے کہ تمہیں اپنے بچوں پر نظر رکھنی چاہیے۔ اس پہ ناراضگی نہیں ہوتی ہے لیکن ان کی بہتری اور جماعت کے مفاد کے لئے ان کو اس کام سے محروم کیا جاتا ہے۔ اس کی سزا کی نوعیت اور بچے کی سزا کی نوعیت میں فرق ہے۔ مقصد دونوں کا اصلاح ہے۔ اگر اصلاح لڑکے کی ہو جاتی ہے تو اس کی معافی ہو جاتی ہے۔ بعض اوقات یہ ہوتا ہے کہ لڑکے بگڑ جاتے ہیں اور ماں باپ یہ کہہ دیتے ہیں کہ یہ ہمارے ہاتھ میں ہی نہیں ہیں۔ جوان ہو گیا ہے یا لڑکی جوان ہو گئی ہے ہمارے ہاتھ میں نہیں ہے۔ ہم نے کوئی دخل نہیں دیا۔ مہینے دو مہینے بعد یہ چیز ثابت ہو جاتی ہے کہ ماں باپ کی اس میں کوئی دخل اندازی نہیں تھی تو ان سے خدمت لی جاتی ہے۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ اگر کوئی تربیت کا شعبہ اس کے پاس تھا تو وہ خدمت نہ لی جائے، کوئی اور لی جائے۔ لیکن کام لیا جا سکتا ہے۔

حضور انور نے **فرمایا:** عہدیدار والدین کو اس لئے تنبیہ کی جاتی ہے کہ لوگ زیادہ باتیں کرتے ہیں جو ان کا اثر اور رعب ہے وہ ختم ہو جاتا ہے۔ جماعت کا نظام ٹوٹنا شروع ہو جاتا ہے۔ اس لئے کچھ نہ کچھ تنبیہ کے لئے ماں باپ کو بھی کہا جاتا ہے۔

❁......ایک واقفہ نو نے سوال کیا۔ جب ہم دعا کرتے ہیں تو خدا تعالیٰ کو کس طرح تصور کر سکتے ہیں؟ میرا مطلب ہے کہ جب خدا تعالیٰ کا سوچتے ہیں تو آنکھوں کے سامنے ایک تصویر آتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: تصویر تو آنی ہی نہیں چاہئے۔ سامنے دیکھ رہی ہو، سجدہ گاہ میں ہو، سجدہ کر رہی ہو۔ اللہ تعالیٰ تو ہر جگہ ہے کیا تم اللہ تعالیٰ کی شکل بناؤ گی کہ ایسا ہونا چاہیے اللہ تعالیٰ؟

حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہر جگہ ہے۔ اب یہی دیکھ لو کہ اللہ تعالیٰ کی جو قدرتیں ہیں اس زمین پہ اتنی چیزیں ہیں۔ جو گلوب ہے اس میں اتنی چیزیں ہیں۔ درخت، پہاڑ، دریا، سمندر، شہر، جنگل ہیں۔ پھر اس کے اندر جانور بے تحاشا ہیں۔ چھوٹی چھوٹی چیزیں ہیں اور ہر ایک کے لئے اللہ تعالیٰ نے زندہ رہنے کے سامان پیدا کئے ہیں۔ اور اس زمین کو ہم بہت سمجھتے ہیں لیکن اگر پوری یونیورس (Universe) کا نقشہ دیکھو تو وہاں بہت سارے چھوٹے چھوٹے ڈاٹ بنے ہوں گے۔ بہت سارے ستارے سیّارے بنے ہوں گے اور وہاں زمین کی اتنی حیثیت بھی نہیں کہ نشان ہو کہ یہ زمین ہے۔ اگر تم English میں پڑھو تو لکھا ہو گا کہ Our Earth is somewere here۔ جب اتنی حیثیت نہیں ہے زمین کی اور اس میں ہم اللہ تعالیٰ کی قدرتیں دیکھتے ہیں اور حیران رہ جاتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ کی یہی قدرتیں ہیں اللہ تعالیٰ یہی کہتا ہے کہ زمین و آسمان کو دیکھو۔ میری قدرتوں پہ غور کرو اور پہاڑوں کو دیکھو۔ میری قدرتوں پہ غور کرو۔ مختلف سیاروں ستاروں کو دیکھو۔ میری قدرتوں پہ غور کرو تو اللہ تعالیٰ کے لیے اس کی بڑائی ہونا اور اس کا سب طاقتوں کا مالک ہونا تو دل میں اس کا رعب پیدا کرتا ہے۔ اور پھر یہ دیکھو کہ کس طرح وہ نبیوں کی دعائیں بھی سنتا ہے۔ ان سے سلوک کرتا ہے۔ نیک لوگوں کی دعائیں بھی سنتا ہے۔ ان کے ساتھ سلوک کرتا ہے۔ تو ان سب طاقتوں کا مالک خدا ہے۔ بس یہی خدا ہے اور تم نے شکل بنا کے اس کا تصور کیا کرنا ہے؟

حضور انور نے فرمایا: بس یہی سمجھو کہ وہ خدا ایسا ہے کہ جس کا تصور نہیں کیا جا سکتا لیکن اس کی سب طاقتیں ہیں۔ جو میری دعاؤں کو سنتا ہے۔ تو تمہاری دعاؤں کی جو قبولیت ہے وہی اللہ تعالیٰ کی موجودگی کا نشان ہے۔

❁......اسی واقفہ نو نے کہا۔ اور میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ کیا حضور مجھے ایک اپنا پین دے سکتے ہیں تبرک کے طور پہ؟

حضور انور نے ازراہ شفقت پین منگوایا اور اس بچی کو عطا فرمایا۔

❁......ایک واقفہ نے سوال کیا کہ جب ہم ناصرات میں ہوتے ہیں اور کچھ ذمہ داری ہوتی ہے اور پھر لجنہ میں آتے ہیں تو ہم کیسے ایکٹو (Active) رہ سکتے ہیں؟

اس پر **حضور انور نے فرمایا:** لجنہ کا کام ہے ان کو چاہیے کہ جو ناصرات میں اچھے کام کر رہی تھیں۔ کوئی عہدہ تھا، اس کو کوئی عہدہ نہیں بلکہ کوئی ذمہ داری کہنا چاہیے۔ کوئی کام کر رہی تھیں۔ ان کو حلقے کی مختلف ٹیموں میں نائبات یا معاونات لگائیں تا کہ ان کی پریکٹس ہو۔ ان کو احساس ہو کہ ہمارا ٹیلنٹ

ہماری صلاحیتیں ضائع نہیں ہو رہیں۔ خدمت لینی چاہیے ان سے۔ نہیں لیتیں تو ان کا قصور ہے۔

❁......ایک واقفہ نو نے عرض کیا میری بیٹی دو ماہ کی ہے اور وہ اس وقت موجود ہے۔ مَیں چاہتی ہوں کہ وہ اس کلاس میں آئے اگر حضور اجازت دیں اور آپ سے پیار لے سکے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا: یہ کلاس تو ہے ہی دس سال سے اوپر کی۔ دو ماہ کی کس طرح آسکتی ہے؟ وقف نَو ہے؟

بچی نے جواباً کہا: ابھی (وقف) نہیں کیا۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: ابھی نہیں ہے تو پھر کبھی بھی نہیں ہے۔

❁......ایک بچی نے سوال کیا اکثر لوگ شہادت کے رتبہ کے لئے دعا کرتے ہیں۔ تو ہمیں شہادت کے لئے دعا کرنی چاہئے یا غازی بننے کے لئے؟

حضور انور ایدہ اللہ نے جواب دیتے ہوئے فرمایا: اپنے اپنے مقام کے مطابق لوگ دعا کرتے ہیں۔ دعا شہادت کے لئے کرتے ہیں وہ بھی اپنے لحاظ سے کرتے ہیں۔ لیکن تم یہ کرو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں غازی بنائے۔ بعد میں جو پیچھے رہنے والے ہیں ان کے لئے بھی بعض مسائل کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اُن کا ایمان اتنا نہیں ہوتا۔ تو اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہم سے راضی ہو جائے۔ اور شہید صرف ایک طرح کا تو نہیں ہے۔ اگر مسلسل ایک آدمی دین کے لئے، اسلام کے لئے خدمت کر رہا ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف بڑھ رہا ہے۔ قرآن کریم کی تعلیمات پر عمل کرنے والا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ پر چلنے والا ہے تو یہ بھی شہادت کا درجہ ہی ہے۔

❁......ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ حضور کو کون سی عادتیں اچھی لگتی ہیں جو انسانوں کے اخلاق میں ہونی چاہیں؟

حضور انور نے فرمایا: تم قرآن کریم پڑھو۔ اُس میں اچھی عادتیں، اچھے اخلاق کے بارہ میں سب کچھ لکھا ہوا ہے اُن کو اختیار کر لو۔ مجھے کیا اچھی لگتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو جو اچھی لگتی ہیں وہ اختیار کرنی چاہئیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کسی نے پوچھا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے بارہ میں بتائیں، عادتوں کے بارہ میں بتائیں۔

تو انہوں نے جواب دیا تھا کہ تم نے قرآن کریم نہیں پڑھا ؟ جو قرآن کریم ہے وہ سارا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کی تصویر ہے۔

❁......اجازت ملنے پر ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ مجھے اجازت ہے کہ مَیں Abiture کے بعد ہیلتھ سائنس study کر لوں ؟

اس پر حضور انور نے فرمایا : ہیلتھ سائنس ضرور کرو۔ ہیلتھ سائنس تو پڑھنی چاہئے۔ (پھر حضور انور نے مسجد میں آویزاں ایک حدیث کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا) وہ دیکھو لکھا ہوا ہے۔ دین کا علم حاصل کرو یا بدن کا علم حاصل کرو۔ بدن یعنی ہیلتھ کا۔

❁......ایک بچی نے سوال کیا: اگر کوئی مسلسل جھوٹ بولے اور جھوٹ بولتا جائے اور تنگ کرے کوئی بہن بھائی۔ پھر ہم اس کی ہر غلطی کو معاف کریں اور اسے سمجھائیں بھی اور پھر بھی وہ ویسے کرتا جائے۔ گندی باتیں کرے اور جو آپ کو دکھ دے۔

حضور انور نے فرمایا: جھوٹ بولنا جو ہے بہت بڑا گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے یہ شرک کے برابر ہے۔ اسی لئے شروع میں ہی تربیت کرنی چاہئے۔ اس کو سمجھانا چاہئے۔ پیار سے سمجھاؤ، اچھی طرح سمجھاؤ۔ ماں باپ کو کہو سمجھائیں۔ اپنے گھر میں اس سے اچھی اچھی باتیں کرو۔ مسلسل کوشش کرو کہ ٹھیک ہو جائے۔ اور اگر بچ جائے تو اچھی بات ہے۔ نہیں تو تم کیا کر سکتی ہو کہ اگر باز ہی نہیں آتا۔ لیکن تربیت کرنا بہر حال تمہارا کام ہے۔ مسلسل کوشش کرتے رہو۔

❁......ایک واقفہ نو نے بتایا کہ میں پاکستان سے آئی ہوں، کچھ عرصہ ہوا ہے۔ اور ہم نے یہاں آ کر اسائلم لیا ہے۔ امی نے، مَیں نے اور چھوٹی بہن نے اسائلم لیا ہے۔ دعا کریں کہ ہمارا کیس جلدی سے پاس ہو جائے۔

بچی نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ ابو اور بھائی پاکستان میں ہیں۔

اس پر حضور انور نے **فرمایا:** خطرہ تو اُن کو ہے، تم لوگ پہلے آگئے ہو۔

حضور انور نے فرمایا: ان کو چھوڑ کر آپ آ گئے۔ ہم تو اپنی جان بچائیں۔

❁......ایک واقفہ نو نے سوال کیا اگر کسی سے کوئی غلطی ہو جائے اور اُس کو اُس کی غلطی کا احساس بھی ہو جائے۔ وہ توبہ بھی کرے تو اُسے کیسے پتہ لگتا ہے کہ اُس کی توبہ قبول ہو گئی ہے ؟

حضور انور نے جواباً فرمایا : توبہ کا اس طرح پتہ لگے گا کہ قبول ہو گئی ہے کہ دوبارہ اس غلطی کی طرف دھیان نہ جائے۔ ایک غلطی کر لی۔ استغفار کر لی۔ توبہ کر لی اور پندرہ دن بعد دوبارہ وہی غلطی کر لی۔ تو اس کا مطلب ہے ڈھیٹ ہو تم۔ تمہاری توبہ، توبہ نہیں ہے۔ توبہ اس کو کہتے ہیں جو کام تم نے غلط کیا اور اصلاح کر لی تو جس وجہ سے کام کیا تھا اور جس کے لیے توبہ اور استغفار کر رہی تھی تو اس سے شدید نفرت پیدا ہونی چاہیے۔ اگر وہ نفرت پیدا ہو گئی ہے تو سمجھو توبہ قبول ہو رہی ہے۔ لیکن اس کے با وجود استغفار کرتے رہو۔ استغفار صرف گناہوں کو معاف کرانے کے لیے نہیں ہے۔ بلکہ اگلے گناہوں کو نہ کرنے کے لیے طاقت حاصل کرنے کے لیے بھی ہے۔ اس لیے استغفار بہت زیادہ کرنی چاہیے۔

✿......ایک بچی نے سوال کیا: کہ ابھی محرم گزرا ہے پاکستان میں جو شیعہ ہیں وہ کہتے ہیں کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ جب شہید ہوئے تھے تو اُن کا گھوڑا روتے ہوئے وہاں واپس آیا تھا، جہاں وہ رہتے تھے۔ تو کیا یہ سچ ہے بات ؟

اس پر حضور انور نے فرمایا : زندہ ہی نہیں رہنے دیا تھا تو رونا کہاں تھا۔ جو بھی کہتے ہیں سب غلط کہتے ہیں۔ اپنے پاس سے کہانیاں بنائی ہوئی ہیں۔ جو مرضی کہتے جائیں سب کہانیاں ہیں۔

✿......ایک اور بچی نے سوال کیا :حضور! مجھے آپ کی رہنمائی چاہیے تھی اپنے ماسٹر تھیسز کے لیے۔ میں ٹیچنگ پڑھ رہی ہوں۔ لیکن مَیں headscarf ban جو ٹیچرز پہ لگایا جاتا ہے اس کے بارے میں مَیں لکھنا چاہتی ہوں۔

حضور انور نے استفسار فرمایا :اب یہ **Ban** ہر ریجن میں تو نہیں ہے؟

اس پر بچی نے جواب دیا: اب زیادہ تر جرمنی میں پھیل چکا ہے۔

حضور انور کے استفسار پر بچی نے بتایا: سکولوں میں وہ کہتے ہیں کہ جنہوں نے پڑھانا ہے وہ head scarf اتار کے آئیں۔ ورنہ وہ نہیں پڑھا سکتے۔ یہاں پہ تو اکثر سکول mixed ہوتے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: کوشش کرو کہ جو لڑکیوں کے سکول ہیں وہیں پہ پڑھانے کے لیے کوئی جگہ مل جائے۔ جتنی دیر پڑھانا ہے اتنی دیر کے لیے بے شک نہ پہنو۔ لیکن لباس بہت اچھا ڈھکا ہونا چاہئے۔ اور کلاس روم سے باہر نکلتے ہی فوراً پہن لینا ہے۔

حضور انور نے فرمایا : اپنے مقالہ میں یہ نکتہ اُٹھائیں کہ ٹیچنگ کے لیے یہ کیا ثبوت ہے کہ جس نے سر پر ڈوپٹہ اوڑھا ہوا ہے اس کے دماغ میں کمی پیدا ہوگئی ہے۔ اور جنہوں نے نہیں ڈوپٹہ اوڑھا ہوا ان کے دماغ زیادہ تیز ہیں۔

اس پر بچی نے کہا: وہ لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ جو ٹیچرز head scarf پہنتی ہیں وہ ان بچیوں کو دباؤ میں ڈالتی ہیں جو head scarf نہیں پہنتیں اور اپنا point of view ان پر ڈالتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: یہ تو نہیں ہے۔ ان سے کہو، جو ٹیچر ڈھکا ہوا لباس پہنتی ہیں وہ بھی اُن کو دباؤ میں لاتی ہیں جو کلاس روم سے نکل کے miniskirt پہن لیتی ہیں۔ تو باقی لباس میں یہ دلیل کیوں نہیں ہے؟ یہ صرف نفس کے بہانے ہیں۔

ایک بچی نے کہا: مَیں bachelor of science in nursing کر رہی ہوں اور اس کے بعد مَیں چاہتی ہوں کہ آپ مجھے بتائیں کہ میں management میں جاؤں یا padagogin میں؟

حضور انور نے فرمایا: نرسنگ میں ہی کرو جو بھی کرنا ہے۔ ماسٹر کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ bachelors کر لیا۔ ٹھیک، بس نرسنگ کرو۔ ہمیں تو اتنی ہی کافی ہے نرسنگ کی ٹریننگ۔ اس کے بعد وقف کرو اور جاؤ افریقہ جا کے خدمت کرو۔

واقفاتِ نَو جرمنی کی یہ کلاس آٹھ بج کر بیس منٹ تک جاری رہی۔ اس کلاس میں جرمنی کے شمالی علاقہ جات کی بارہ سال سے بڑی 127 واقفاتِ نَو نے شمولیت کی سعادت پائی۔